

احوال و کوائف دارالعلوم حقانیہ

حضرت مہتمم صاحب کی تقریر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے ارڈی الحجہ کو قانہ عید سے قبل اکوڑہ خشک کے وسیع و عریض عید گاہ میں اکوڑہ

اور معافات کے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع میں قربانی کی اہمیت اور حقیقت پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے ان شبہات و شکوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان نے بھی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی سے منع کرنے کے لئے کئی بار کوشش کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتھر پھینک کر اسے دھسکا اور جسکی یاد آج تک رسی جرات کی شکل میں جاری ہے۔ چنانچہ صحاح ہر سال ابلیس سے بیزاری کے اظہار کے لئے کنکریاں پھینکتے ہیں۔ آج بھی انسانی شکل میں ایسے شیاطین موجود ہیں جو ہر سال قربانی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ آج کہا جاتا ہے کہ قربانی پر اتنی دولت کیوں منافع کی جارہی ہے۔؟ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مال و جان سب کچھ قربان کرنے سے بھی اگر کوئی راضی ہو جائے تو یہ سودا ہنگام نہیں۔ سراسر خوشی اور کامرانی ہے، ہرگز ہرگز خسارہ نہیں۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی مال منافع ہوتا کہاں ہے؟ غریب لوگ سال بھر حیوانات پال کر اچھے داموں فروخت کر دیتے ہیں۔ اور مادی رقم اور منافع مسلمانوں ہی کے گھروں میں پہنچ جاتا ہے۔ کہیں باہر تو نہیں جاتا۔ کہ وٹوں روپے کی تجارت ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت غریب پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں، ہڈیاں کھا دینے کے کام آ جاتی ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں کا کاروبار اس سے قائم ہے۔

آج ملک کو معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ اور اس کا حل اسلام کے ایک ایک ستون گرانے میں سمجھا جا رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ اقتصادی ترقی کے لئے اپنی خواہشات، فحاشی اور بے حیائی کو روک دیا جائے اس کا حل بھی قربانی بند کرنے اور اولاد کی پیدائش روکنے کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلام اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشی مسئلہ ان طریقوں سے حل نہیں فرمایا، بلکہ تعلیم دی کہ اے مسلمانو! زندگی کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص کر دو۔ تمہارے رزق کا کفیل خداوند کریم ہے۔

۱۔ انے اللہ هو الرزاق ذو القوۃ المتینۃ الہیۃ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی بڑا روزی دینے والا زبردست طاقت والا ہے۔

۲۔ دعائے حاجۃ فی الدعۃ الاعلیٰ اللہ مدقما۔ الہیۃ۔ اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اسکی معافی اللہ پر ہے۔

۳۔ دکانے من حاجۃ لا یتمم الا باللہ۔ اور بہت سے حاجت مند جو اپنا رزق

اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں امداد نہیں رزق دیتا ہے۔

۴۔ اَمْرٌ هٰذَا لَذٰلِكَ يَرْزُقُكُمْ اِنَّهٗ اَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ تَجْعَلُوْنَ عَتِيْدَ دَنٰغُوْرٍ - بھلا وہ کون ہے جو تم کو معذی دے گا۔ اگر وہ اپنی روزی بند کرے کچھ نہیں بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں اڑے بیٹھے ہیں۔

پھر یہ بھی فرمایا کہ وسائل رزق کو بھی پوری طرح کام میں لاؤ۔ اور سچائی اور دیانت کے اصولوں کی بنیاد پر تجارت بھی کرو۔ ملازمت اور ذراعت بھی کرو۔ ملک کا چپہ چپہ جو قدرتی خزانوں سے بھرا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ مگر خالق سے غافل نہ ہونا۔ یہ نہیں کہ تلاش رزق میں نہ نماز کا موقع نہ جہاد کی فکر۔ باہمی ہمدردی اور ادائے حقوق کا خیال رکھو۔ دوسری چیز اسلام نے یہ بتائی کہ حصول رزق میں عورات، جوا، سود، رشوت، ظلم اور چوری وغیرہ سے احتراز کرو۔ اسراف اور فضول خرچی سے منع فرمایا۔ کہ یہ جوا، سود اور سینما مینی پر دولت کی تباہی یہود اور نصاریٰ کے کام ہیں، مسلمانوں کے نہیں۔ اس کے ساتھ اسلام میں شراب اور خنزیر اور اسی طرح کی تمام اشیاء کو حرام قرار دیا۔ حلال اور حرام سبب واضح کر دیا گیا۔ اور بتایا کہ حلال سے استفادہ کرو اور حرام سے ہر طرح بچو۔ تیسری چیز کی تعلیم یہی کہ عزت و امارت و دنوں اللہ کی طرف سے ابتلاء و امتحان ہیں۔ فرمایا امیر کے پاس جو فالتو دولت ہے وہ محتמדوں کو دے۔ اگر دشمن کھاؤ اور آٹھ اپنی ضروریات میں خرچ کرو تو دو مساکین اور مستحقین پر لگاؤ۔ اپنی دولت کو قارون کی طرح ذاتی کمائی نہ سمجھو بلکہ اسے خلق خدا کی بھلائی، ملک کی ترقی، دین کی اشاعت اور آخرت کے لئے خرچ کرو۔ غرض حصول کے مقرر کردہ منصوبہ بندی سے کام چلے گا نہ کہ خاندانی منصوبہ بندی سے۔ یاد رکھو اسلام کے فطری طریقوں کو چھوڑ کر اور بھی تباہی اور بربادی کے گڑھے میں جا گرو گے۔ واللہ العظیم ان ناجائز طریقوں سے تمہاری دنیاوی پریشانیاں مزید بڑھ جائیں گی۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے ملک میں عام بے دینی کی لہر اور اسلامی غیرت و حمیت کی کمزوری پر شدید انوس کا اظہار کیا۔ اس ضمن میں آپ نے چین کے صدر لیو شاؤچی کے استقبال میں جوان لڑکوں کے رقص و سرود اور طالبات کے ناچ گانوں کو خاص طور سے ہدف تنقید بنایا کہ یورپ اور غیر مسلم اقوام کی تہذیب ہم پر چھا رہی ہے۔ اپنی روایات اور قومی دلی احساسات کو برسرِ بانڈا رسوا کیا جا رہا ہے۔ کافر قومیں اگر یہ سب چیزیں فیشن سمجھتی ہیں تو ہمیں کہاں زیب دیتا ہے کہ ان کی تقلید میں قوم کی بیٹیوں کو یوں برسرِ عام نجواؤں۔ کیا خداوند کریم نے ہمیں دشمن سے اس لئے بچایا کہ روس امریکہ اور چین کے صدر آئیں تو ہم عورتوں کو نجوا کر ان کی خوشنودی کا سامان ہیا کریں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ کیا ایک اسلامی ریاست کی غیر قوم کی یہ روایات ہو سکتی ہیں۔ آج ملک کے تمام اخبارات فحش تصویروں اور رقص و سرود کے مناظر سے بھرے پڑے ہیں۔ کیا کافر اقوام کے سامنے ہماری یہی اسلامیت اور قومی روایات ہیں۔؟ اسلام اور